ہفتہ | 25-اکتوبر 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون 213029

CPL 61

جلد 47-82 نمبر 237 | ہفتہ 22 جمادی الثانی 1418ھ - 25 اخاء 1376ہش 25 اکتوبر 1997ء

خطبہ کے وقت میں تبدیلی

تمام پروگراموں کے اوقات ایک گھنٹہ لیٹ ہونگے

26-اکتوبر سے برطانیہ کا وقت ایک گھنٹہ پیچھے ہو جائے گا۔ اس اعتبار سے آئندہ سے خطبہ جمعہ شام پانچ بجے کی بجائے شام چھ بجے نشر ہوا کرے گا۔ اسی طرح باقی تمام پروگراموں کے اوقات بھی تبدیل ہوں گے۔

جمعہ

11-30 (دن) چلڈرنز کارنر (یسرنا.....)

12-00 (دن) پشتو پروگرام (بالعموم ترجمہ خطبہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو کہ یہ دو چیزیں (-) عطا فرمائی گئی ہیں۔ ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے، دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے۔ قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کو اٹھانے اور پھیرنے سے جسمانی قوت اور طاقت بڑھتی ہے۔ اسی طرح پر روحانی مگدر استغفار ہے۔ اس کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے۔ جسے قوت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔ غفر ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ استغفار سے انسان ان جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے جو خدا تعالیٰ سے روکتے ہیں۔ پس استغفار کے یہی معنے ہیں کہ زہریلے مواد جو حملہ کرکے انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ ان پر غالب آوے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کی راہ کی روکوں سے بچ کر انہیں عملی رنگ میں دکھائے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 348)

خدا کی محبت حاصل کرنے کی انتہائی کوشش کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ساری دنیا جو اللہ تعالیٰ کے انعامات سے بھری ہوئی ہے اور جو اخلاقی اور روحانی لذتوں اور سرور کی آماجگاہ ہے 'اس زندگی کا تعلق' اس لذت کا تعلق اور اللہ تعالیٰ کے اس پیار کا تعلق' اس دنیا کی زندگی کے ساتھ بھی ہے۔ لیکن اس اگلی زندگی کے ساتھ حقیقی اور شدید تعلق ہے۔ اسی لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ جنتیں دو ہیں۔ ایک اس دنیا کی جنت اور ایک اس اخروی دنیا کی جنت۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے پیار کو پالیتا ہے اسے اس دنیا میں بھی جنت مل جاتی ہے۔

ان ساری باتوں سے ایک یہ نتیجہ بھی بڑا واضح اور نمایاں طور پر نکلتا ہے کہ ایک احمدی بچے بوڑھے اور جوان۔ مرد و زن کا یہ بنیادی فرض ہے کہ وہ اپنی تمام صلاحیتوں کی نشوونما کو انتہا تک پہنچانے کے لئے انتہائی محنت اور جفاکشی کی زندگی گزارے۔ اس کے بغیر زندگی کا کوئی مزہ نہیں۔ اس کے بغیر زندگی کوئی لذت نہیں اور اس کے بغیر زندگی کا کوئی سرور نہیں۔ یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ اگر ہمارا رب مثلاً کسی سے یہ کہے کہ میں تجھے اپنے سو پیار دینا چاہتا ہوں اور وہ کہے کہ اے ہمارے پیدا کرنے والے پیارے محبوب خدا! میں تو تیرے صرف بیس پیار لوں گا او باقی کو چھوڑ دوں گا تو اس میں زندگی کا کیا مزہ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ تمہیں جتنا پیار دینا چاہتا ہے وہ تم حاصل کرو مگر اس کا انحصار تمہاری صلاحیتوں اور قوتوں کے پیمانے پر ہے۔ اس لئے تم اپنے اس پیمانے کو آدھا نہ بھرو اور نہ اس میں کوئی سوراخ ہونے دو کہ کہیں وہ چیز بھی بیچ میں سے بہہ نہ جائے جو تم نے حاصل کی ہے۔ غرض جس حد تک تم خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے اہل اور قابل بنائے گئے ہو' تم انتہائی کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی اہلیت کے مطابق انتہائی طور پر پالو تاکہ تمہیں اس دنیا کے انعامات بھی ملیں اور اس دنیا کے انعامات بھی ملیں۔

پس یہی محنت ہے۔ یہی جدوجہد ہے۔ (-) یہی کوشش ہے اور یہی جفاکشی ہے جس کی طرف (دین حق) ہمیں بلاتا ہے اور جس پر (کلام الہی) نے مختلف پہلوؤں سے مختلف رنگوں میں بار بار زور دیا ہے اور اس کی تاکید فرمائی ہے۔

(از خطبہ 4-فروری 1972ء)

○○○

ہر ایک بدی سے بچو۔ یہ وقت دعاؤں میں گذارو۔ رات اور دن تضرع میں لگے رہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مکرم حافظ احمد انور قریشی مربی سلسلہ فیصل آباد ابن مکرم قریشی محمد انور صاحب مربی سلسلہ نائب ناظر مال آمد کا نکاح ہمراہ مکرمہ زاہدہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم محمد الطاف خان صاحب کارکن نظارت دیوان بوض حق مہر 15- ہزار روپے مورخہ 97-10-16 کو بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا۔ مکرم حافظ احمد انور صاحب مکرم قریشی محمد اکمل صاحب افضل برادرز گول بازار ربوہ کا پوتا اور مکرم ملک مبارک احمد صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کا نواسہ ہے۔ اور عزیزہ زاہدہ سلطانہ مکرم عبدالرزاق صاحب بٹ سابق مربی غانا کی بھانجی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم میجر مقبول احمد خان صاحب ولد مکرم فضل کریم خان صاحب بقضائے الہی 14-اکتوبر 1997ء بروز منگل شدید ہارٹ اٹیک کے بعد وفات پا گئے۔ مقامی مربی صاحب نے جنازہ پڑھایا اور اسی روز احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن میں تدفین ہوئی۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تحریک جدید کا سال اختتام پذیر ہو رہا ہے

عہدیداران سے ضروری گذارش

○ تحریک جدید کا سال نمبر 63 اختتام پذیر ہو رہا ہے جماعتوں کے عہدیداران سے گذارش ہے کہ اس ماہ میں چندہ تحریک جدید کی وصولی سو فیصد کرکے نئے سال کی تیاری کریں جملہ ذیلی تنظیموں سے مدد لیکر کام کیا جائے۔ جن کے ذمہ بقایا ہے ان کی فہرستیں تیار کرلی جائیں۔ اور وصولی کے لئے مناسب تعداد میں مخلصین مقرر کرکے گھر گھر جاکر چندہ تحریک جدید کی وصولی کریں۔ جمع شدہ چندہ تحریک جدید اولین فرصت میں مرکز م.. بھجوانے کا اہتمام کریں۔

وکیل المال

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

25 اخاء 1376 ہش   25 اکتوبر 1997ء

عبادت گذاری - خدا تعالیٰ کی عطا

اگر عبادت گذار کو یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ وہ اپنے زور بازو سے عبادت کر رہا ہے تو وہی عبادت جو اس کی بخشش کا سامان بن سکتی تھی اسے بخشش سے بہت دور لے جائے گی۔ کیونکہ عبادت کرتے وقت اسے اپنے نفس کا تو خیال آیا لیکن خدا کا خیال نہیں آیا۔ عبادت تو خدا ہی کی کر رہا ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ یہ عبادت وہ اپنے زور بازو سے نہیں کر رہا بلکہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے کر رہا ہے۔ اور جو شخص عبادت گذار نہیں ہے اسے عبادت گذاری کی طرف لانے کے لئے اگر وہ یہ کہتا ہے کہ دیکھو میں کتنی عبادت کرتا ہوں تم کیوں نہیں کرتے اور اس طرح اس کی مذمت کرتا ہے تو گویا وہ اپنی ذاتی بڑائی کا اظہار کرتا ہے۔ حالانکہ یہ اس کی اپنی بڑائی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق ہے۔ وہ دوسروں کے لئے دعا بھی کرے۔ اور انہیں نصیحت بھی کرے کہ وہ عبادت گذاری کی طرف مائل ہوں لیکن اگر ان کے متعلق کوئی سخت سست فقرے کہتا ہے اور یہ بات جتاتا ہے کہ میں عبادت گذاری کرتا ہوں یہ کیوں نہیں کرتے تو یقیناً یہ بات مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔ یہ اس کے غرور کی علامت ہے۔ یہ اسکے تکبر کی علامت ہے۔ یہ دوسروں کو حقیر سمجھنے کی علامت ہے۔ اور یہ ساری باتیں خدا تعالیٰ کو پسند نہیں۔ ایک عام آدمی سے یہ باتیں سرزد ہوں تو وہ بھی خدا تعالیٰ کو پسند نہیں اور اگر ایک عبادت گذار سے یہ باتیں سرزد ہوں تو یہ تو بالکل ہی ناپسندیدہ بن جاتی ہیں۔ عبادت گذار کو خدا تعالیٰ کی طرف نظر رکھنی چاہئے۔ اور ہمیشہ اس کے دل میں یہ یقین پختہ ہونا چاہئے کہ اگر وہ عبادت کر رہا ہے تو یہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق ہے۔ آخر جن اعضاء سے وہ عبادت کرتا ہے وہ کس کے دیئے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہی نے تو دیئے ہیں۔ اور ان کے ذریعے وہ عبادت کرتا ہے۔ اس کی صحت بھی خدا تعالیٰ کی عطا ہے۔ اگر وہ اتنا بیمار ہو جائے "خدانخواستہ" کہ وہ عبادت کر ہی نہ سکے تو کیا اس کے ہاتھ میں ہے یہ بات کہ وہ از خود صحت مند ہو جائے اور عبادت کرنے لگے۔ ہرگز نہیں۔ یہ سب باتیں صرف ایسے شخص کی سمجھ میں آسکتی ہیں جس کی نگاہ خدا کی طرف ہو۔ جو یہ جانتا ہو کہ میں تو لاشئے ہوں۔ مجھ میں تو کوئی طاقت نہیں مگر جو کچھ میرا ہے اور میں جو کچھ کرتا ہوں وہ تو خدا تعالیٰ کی عطا ہے۔ وہ یہ دعا تو ضرور کرے کہ یہ عطا دوسروں کو بھی حاصل ہو، دوسرے لوگ بھی عبادت گذار بن جائیں لیکن انہیں حقارت سے نہ دیکھے۔ ان کی نسبت اپنے آپ کو بہت بڑا نہ جانے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو ان سے بھی کم تر سمجھے۔ گھٹیا سمجھے۔ کیونکہ جب تک وہ ایسا نہ کرے اس سے انکسار کا اظہار نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک انکسار کا اظہار نہ ہو اس کی عبادت کو قبولیت کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اور اگر انسان عبادت کرے بھی اور اسے قبولیت کا درجہ نہ مل سکے تو یہ اس کی کتنی بڑی بدبختی ہے۔

پس ہمیں ہمیشہ یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبادت گذاری کی توفیق دی ہے تو یہ اس کا احسان ہے۔ اگر دوسروں کو عبادت گذاری کی توفیق نہیں مل رہی تو ان کے لئے دعا کرے۔ ان کے لئے خدا سے یہ بات مانگے کہ اے مولا کریم تو ان لوگوں کے دل میں بھی عبادت گذاری کی طرف میلان پیدا کر یہ بھی تیرے نیک بندے بن جائیں۔ ایسا کرتے ہوئے اگر وہ خوشگوار حالات میں بات کرے گا تو دوسروں پر اثر ہو گا۔ اور اگر وہ زجر و توبیخ سے کام لے گا تو ایک تو دوسروں پر اثر نہیں ہو گا اور دوسرے یہ کہ اس کی اپنی عبادت گذاری بھی مشکوک ہو جائے گی۔ خدا تعالیٰ کو پسند نہیں آئے گی۔

ہم جانتے ہیں کہ تکبر بہت بری بلا ہے تکبر کا ایک شائبہ بھی انسان کو آسمان سے نیچے زمین پر گرا دیتا ہے۔ اور یہ تکبر نہیں تو اور کیا ہے کہ ہم از خود عبادت کرنے کے قابل ہیں۔ گویا کہ جس کی عبادت کر ...ہے ہیں اس نے ہمیں یہ طاقت نہیں دی بلکہ ہم میں از خود یہ طاقت موجود ہے۔ یہ تو بہت بڑا تکبر ہے۔ ...سکتا ہے کہ یہ اس تکبر سے بھی بڑا تکبر ہے جو عام حالات میں ایک عام سا آدمی اپنی دولت پر کرتا ہے اپنی جسمانی طاقت پر کرتا ہے۔ اپنے حصول علم پر کرتا ہے۔ عبادت کا تکبر ان سب باتوں کے تکبر سے بڑا تکبر ہے۔ یہ تکبر ہرگز دل میں پیدا نہیں ہونا چاہئے۔ اگر خدانخواستہ یہ تکبر پیدا ہو جائے تو عبادت رائیگاں جاتی ہے۔ صرف عبادت زائل نہیں ہو جاتی نقصان کا باعث بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنتی ہے۔ اور یہ کتنی بڑی بدبختی ہے کہ انسان عبادت بھی کرے اور عبادت کے اجر کی بجائے سزا کا مستحق پایا جائے۔

پس یہ بات ہم سب کے یاد رکھنے کی ہے کہ عبادت گذاری اللہ تعالیٰ کا فضل ہے نہ کہ ہمارے اپنے زور بازو کا نتیجہ۔ یہ ہمارے اندر مزید انکسار پیدا کرے۔ نہ کہ تکبر۔ یہ ہمیں اس بات پر مائل کرے کہ ہم دوسروں کے لئے جنہیں عبادت گذاری کی عادت نہیں ہے دعا کریں نہ کہ ان کی عیب چینی۔ عیب چینی تو ویسے بھی خدا تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ انسان خواہ مخواہ عیب چینی کرتے ہوئے اپنے آپ کو بھی فتنے میں ڈال لیتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی فتنے میں ڈالتا ہے۔ اور جب خود بھی فتنے میں ملوث ہو جائے اور دوسروں کو بھی فتنے میں ملوث کر دے تو معاشرے کا امن و سکون کہاں رہ سکتا ہے۔ اور جو شخص معاشرے کے امن و سکون کو نقصان پہنچاتا ہے وہ کسی طرح بھی پسندیدہ فرد نہیں کہلا سکتا۔ پس عیب چینی سے بھی پوری طرح گریز کیا جائے۔ اگر آپ دوسروں کے متعلق اچھی اچھی باتیں کریں گے تو اچھائی پھیلے گی اسی لئے کہا گیا ہے کہ فحش کی اشاعت نہ کی جائے۔ فحش کی اشاعت کرنے سے دوسروں کو فحش پر مائل کرنے والی بات بن جاتی ہے۔ فحش کو دبایا جائے۔ اسی طرح بری باتوں کو دبایا جائے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ بری باتوں سے لوگوں کو ہٹانے کے لئے بھی ان سے کچھ نہ کہا جائے۔ ضرور کچھ کہا جائے لیکن کہنے کا انداز مختلف ہونا چاہئے۔ جیسے کہا گیا ہے کہ ایک صاحب ایمان دوسرے صاحب ایمان کا شیشہ ہوتا ہے۔ اسے اس میں اپنی شکل نظر آجاتی ہے لیکن کیا کبھی شیشے نے پکار کر لوگوں سے کہا ہے کہ یہ شخص جو اپنا چہرہ مجھ میں دیکھ رہا ہے اس کے چہرے پر داغ ہیں دیکھنے والے کو تو اپنے داغ نظر آتے ہیں لیکن صرف اسی کو نظر آتے ہیں دوسروں کو نظر نہیں آتے۔ اور یہی شیشے کی اصل صفت ہے کہ وہ دیکھنے والے کو تو اس کے داغ دکھا دیتا ہے اور خوب کھول کر دکھا دیتا ہے۔ جتنا شیشہ زیادہ صاف ہو گا اتنے ہی داغ بہتر نظر آئیں گے۔ لیکن وہ یہ نہیں کرتا کہ دوسرے لوگوں سے کہتا پھرے کہ اس کے چہرے پر داغ ہیں۔

پس اسی طرح صاحب ایمان کو چاہئے کہ دوسروں کو ٹھیک کرنے کے لئے ان کے عیب تو بتائے ان کو نصیحت بھی کرے ان کو سیدھا راستہ دکھائے لیکن اس بات کا اعلان نہ کرتا پھرے کہ فلاں شخص میں یہ عیب ہے۔ اسے عیب چینی کہا جائے گا۔ اور یہ عیب چینی کسی کے لئے بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور جب عیب چینی کی عادت پڑ جاتی ہے تو انسان کو نیکیاں نظر ہی نہیں آتیں۔ اور چونکہ دوسروں کی نیکیاں نظر نہیں آتیں اس لئے اپنی نیکیاں بھی زائل ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اپنے دل سے بھی نیکی کا سوال اٹھ جاتا ہے۔ اور انسان کو برائی بری نہیں لگتی۔

پس یہ باتیں یاد رکھنے والی ہیں کہ عبادت گذاری کو خدا تعالیٰ کا فضل جانیں دوسروں کو عبادت گذاری پر مائل کرنے کے لئے بہتر طریق پر ان سے بات کریں۔ کسی کی عیب چینی نہ کریں کیونکہ عیب چینی کرنے سے اس کی اصلاح بھی نہیں ہوگی اور معاشرے میں انتشار بھی پھیلے گا۔

پس آیئے ہم یہ ساری باتیں مدنظر رکھتے ہوئے خود بھی عبادت کریں اور دوسروں کو بھی بہتر طریق پر عبادت گذاری پر مائل کریں۔ کسی کی عیب چینی کرنے کی بجائے اس میں جو نیکیاں نظر آتی ہیں ان کا اظہار کریں اور ان کا اعتراف کریں۔ یہ باتیں انفرادی طور پر بھی انتہائی مفید ہیں اور معاشرے میں اجتماعی زندگی کے لئے بھی نہایت ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے۔ آمین۔

ہوا میں اُڑ کے رہ جاتی ہیں باتیں
مگر تحریر ہے تو زندہ تر ہے
لکھو، لکھّو فسانے زندگی کے
کہ یہ اسلوب سب سے معتبر ہے
یہی تاریخ کے اوراق ہوں گے
انہیں سے آج کا کل پر اثر ہے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ خورشید احمد

الفضل 17-اگست 1958ء

حضرت خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی

حضرت خان صاحب منشی برکت صاحب شملوی جماعت کے ان بزرگوں میں سے تھے جنہیں حضرت بانی سلسلہ کا رفیق ہونے کا فخر حاصل ہوا اور پھر انہیں زندگی بھر مختلف رنگوں میں دین کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل رہی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالی لحاظ سے ہمیشہ ہی کشائش عطا فرمائے رکھی اور آپ نے بھی عمر بھر اپنے مال کو دل کھول کر دین کی خدمت اور غربا کی مدد کے لئے خرچ کیا۔

ایک عرصہ تک صدر انجمن احمدیہ کے انتہائی ذمہ دار عہدوں پر کام کیا لیکن کسی رنگ میں بھی سلسلہ کی طرف سے کوئی تنخواہ یا الاؤنس لینا پسند نہ فرمایا۔ سلسلے کی کوئی بھی مالی تحریک غالباً ایسی نہیں جس میں آپ نے حصہ نہ لیا ہو۔ تربیتی اور علمی لحاظ سے بھی آپ نے جماعت کی خدمات سر انجام دیں۔ غرضیکہ آپ کی زندگی کئی اعتبار سے ہمارے لئے قابل تقلید نمونہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ذیل میں مختصراً آپ کے حالات زندگی اور نمایاں اوصاف کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(خاکسار خورشید احمد)

بچپن، تعلیم وملازمت آپ کی ولادت 1872ء میں بستی شیخ ضلع جالندھر میں ہوئی۔ آپ کے والد بزرگوار میاں محمد فاضل صاحب آپ کو طفولیت میں ہی داغ مفارقت دے گئے۔ قدرے بڑی عمر میں یعنی آٹھویں سال ایک دیہاتی سکول میں تعلیم پانے لگے۔ طبیعت ذہین پائی تھی۔ پانچویں جماعت میں ضلع بھر میں اول رہے۔

ا انٹرنس تک تعلیم حاصل کرکے 1893ء کے آخر آپ نے دفتر ڈائریکٹر انڈین میڈیکل سروس میں تبدیلی کرائی اور یہیں بقیہ مدت ملازمت گزاری۔ پہلی جنگ عظیم (1914ء تا 1918ء) آپ کو تندہی سے کام کرنے کی توفیق ملی۔ چنانچہ انہی خدمات کے پیش نظر بغیر کسی اپنی ذاتی کوشش یا علم کے افسران دفتر نے سفارش کرکے آپ کے لئے "خان صاحب" کا خطاب منظور کرایا۔

1932ء میں آپ نے پنشن پائی۔ اور اسی سال کے آخر میں نقل مکانی کرکے قادیان آ گئے۔ جہاں آپ کو لمبے عرصے تک خدمت سلسلہ کا موقعہ ملا۔

محترم خان صاحب اپنی قبول احمدیت کا واقعہ یوں بیان فرمایا کرتے تھے۔

1900ء کا واقعہ ہے کہ شملہ میں زمانہ ملازمت کے دوران میں مجھے چند ایک احمدیوں کے پڑوس میں رہنے کا اتفاق ہوا اور قدرتی طور پر ان سے جماعت کے بارے میں گفتگو چل پڑی جو وقتاً فوقتاً کئی ماہ تک جاری رہی۔ میرے غیر احمدی دوست میری خوب تعریف کیا کرتے تھے اور خوش ہوتے تھے کہ یہ احمدیوں کا خوب مقابلہ کرتا ہے مگر میری طبیعت میں نہ ضد تھی اور نہ تعصب اور میں کہا کرتا تھا کہ واقعات کی تحقیقات اور عقائد کی کسی قسم کی تفتیش میں کسی قسم کی بدظنی نہ کرنی چاہئے اور ایمانداری سے چھان بین کرنی چاہئے۔ چنانچہ میں نے کبھی طعنہ زنی اور بدکلامی نہیں کی اور ہمیشہ دیانت داری سے تحقیقات میں لگا رہا۔ ان دنوں میں مجھے ایک دن مندرجہ ذیل خواب دکھائی دیا۔

مجھے کسی نے خبر دی کہ مرزا صاحب احمدیوں کے کمرہ میں تشریف لائے ہوئے ہیں ان سے آکر مل لو۔ چنانچہ میں گیا۔ تو حضرت صاحب ایک چارپائی پر تہ بند باندھے بیٹھے تھے اور سر اور جسم پر کپڑا نہیں تھا۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے جواب دیا (-) اور کہا کہ برکت علی تم ہماری طرف کب آؤ گے۔ "میں نے عرض کی اب آہی جاؤں گا" اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور یہ صبح کا وقت تھا۔

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے واقعہ میں اور یقینی طور پر یہ خواب دیکھی ہے۔ اور اگر میں نے اپنی طرف سے اس میں کچھ ملایا ہو تو مجھ پر اسی دنیا میں اور نیز آخرت میں عذاب الٰہی ہو اس کے بعد میں نے پہلے تحریری بیعت کی اور پھر حاضر خدمت ہوکر حضرت بانی سلسلہ کے دست مبارک پر بیعت کی تجدید کرلی۔ میں نے اس وقت تک حضرت بانی سلسلہ کی شکل نہیں دیکھی تھی اور نہ ہی آپ کی کوئی تصویر نظر سے گزری تھی۔ مگر بعد ازاں جب میں ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان آیا تو حضرت بانی سلسلہ کو اسی شکل میں دیکھا جو مجھے خواب میں دکھائی گئی تھی صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان کے ساتھ جو ان کی بیٹھک ہے وہاں بھی جلسہ کے موقعہ پر مہمان ٹھہرا کرتے تھے۔ اس کے اوپر ایک چبوترہ تھا اور سامنے صحن تھا اتفاقاً میں وہیں ٹھہرا ہوا تھا۔ صبح غالباً آٹھ بجے کا وقت تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت بانی سلسلہ نے صرف تہ بند باندھا ہوا تھا۔ میں نے دیکھ کر دل میں کہا کہ یہ وہی شکل ہے جو میں نے خواب میں دیکھی تھی۔ ایمان تازہ ہوا اور اس کے بعد بہت سے نشان اللہ تعالیٰ نے دکھائے اور کئی واقعات ایسے پیش آئے جو ازدیاد ایمان کا باعث ہوئے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ احمدیت پر خاتمہ کرے اور موت کے بعد حضرت صاحب کے قدموں میں جگہ دے۔ آمین

خواب میں حضرت بانی سلسلہ کے بدن پر جو میں نے کپڑا نہیں دیکھا تھا بلکہ صرف تہبند بندھا ہوا دیکھا تو اس کی تعبیر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے نے یہ بتائی کہ حضرت صاحب دنیا کی زیب و زینت سے بالا اور آزاد ہیں اور درویشانہ زندگی رکھتے ہیں۔"

آپ کی رفیقہ حیات آپ کی اہلیہ صاحبہ کا نام عزیز بیگم تھا اور وہ منشی مولا بخش صاحب محافظ دفتر ضلع کچہری ہوشیار پور کی دختر تھیں ان کا خان صاحب کا ساتھ اس دنیا میں قریباً 52 سال رہا اور 21۔ دسمبر 49ء مطابق 28 صفر 1369ء راولپنڈی میں ہی قریباً 62 سال کی عمر میں فوت ہوئیں اور مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن ہوئیں۔

حضرت امام اول کی وفات اور جماعت شملہ فرمایا کرتے تھے جب مارچ 1914ء میں حضرت امام اول کے وصال کی خبر بذریعہ تار شملہ میں آئی تو جنازہ کے بعد میں نے دوستوں کو سمجھایا کہ ہمیں اس بات کے لئے تیار رہنا چاہئے کہ جدھر کثرت رائے ہو ہم ادھر ہو جائیں۔ دوستوں نے اس تجویز کو پسند کیا۔ اگلے روز قادیان سے تار موصول ہوئی کہ رائے عامہ سے حضرت میاں صاحب امام منتخب ہوئے ہیں۔ میں نے اسی وقت دوستوں کے مکانوں پر جاکر بیعت کے لئے دستخط کرائے مگر میں نے سمجھایا کہ اس وقت تو ہمیں زیادہ حالات معلوم نہیں۔ صرف اتنا جانتے ہیں کہ کثرت رائے حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرف ہے۔

قادیان اور لاہور میں خدمات

1932ء میں آپ کے قادیان کی سرزمین میں نقل مکانی کرکے آنے پر ابتداء میں حضرت امام الثانی نے آپ کو نائب ناظر اعلیٰ مقرر فرمایا۔ اور بعد ازاں نائب اور پھر جائنٹ ناظر مال مقرر ہوئے۔ چنانچہ پہلے قادیان میں کم و بیش پندرہ سال خدمات بجالانے کا موقعہ ملا۔ اور بعد ازاں آپ کو لاہور میں بطور ناظر مال چارج لینے کا ارشاد ہوا۔ وہاں سے 1948ء میں آپ نے رخصت حاصل کرلی اور پھر بعض مجبوریوں کے باعث مزید خدمت کے لئے حاضر نہ ہوسکے۔

حضرت امام ثانی کی دعا کی قبولیت

28ء میں گو ابھی آپ مزید ملازمت کرسکتے تھے لیکن آپ نے ریٹائر ہونے کا ارادہ کرلیا اور اسی ارادہ سے آپ حضرت امام جماعث الثانی کے درس میں شرکت کے لئے قادیان آ گئے آتے وقت جماعت شملہ نے آپ کے اعزاز میں الوداعی دعوت کی اور ایک جیبی گھڑی بطور تحفہ پیش کی۔ درس کے اختتام پر جب آپ نے حضرت کی خدمت میں اپنے ریٹائر ہونے کا ارادہ ظاہر کیا تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ کی صحت اچھی ہے آپ کو اور ملازمت کرلینی چاہئے۔ اس پر آپ شملہ واپس آ گئے۔

حضرت صاحب کا ارشاد آپ کے لئے واجب الاطاعت تھا اور یہ اشارہ یا تو آپ کی بہتری کے لئے تھا اور یا جماعت و سلسلہ کی بہتری کے لئے اور ہر ایک صورت میں واجب تعمیل تھا۔

یہاں آکر معلوم ہوا کہ آپ کے ریٹائر ہو جانے کی خبر سن کر ایک ہندو آپ کی جگہ لگنے کی کوشش کررہا ہے کیونکہ آپ والی آسامی کے گریڈ میں اضافہ ہوگیا تھا۔ جن افسروں سے خان صاحب کو ہمدردی اور مدد کی توقع تھی وہ رخصت پر تھے۔

بہرحال آپ نے کوشش شروع کردی اور ہر روز ایک خط حضرت صاحب کو دعا کے لئے لکھنے لگے۔ آپ نے بالا افسر کو اس بات پر رضامند کر لیا کہ وہ اس معاملہ کو اس وقت تک ملتوی کردیں جبکہ رخصت پر گئے ہوئے افسر واپس آجائیں۔ چنانچہ وہ اس پر رضامند ہوگیا۔ اسی اثناء میں نئے ڈائریکٹر جنرل آگیا اور اس نے آپ کاغذات منگائے۔ باوجود اس کے کہ آپ کی اس سے خاص واقفیت نہ تھی۔ نہ آپ کے کام سے کچھ واقف تھا پھر بھی آپ کے معاملہ میں اس نے غیر معمولی دلچسپی لی۔ اس اثناء میں روزانہ خط کی بجائے روزانہ تار دعا کے لئے دینا شروع کردیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخر آپ کے حق میں فیصلہ ہوگیا۔ آپ کے دفتر کے ایک ہندو نے یہ فیصلہ سن کر برملا کہا کہ ہم جانتے تھے کہ آخر فیصلہ آپ کے حق میں ہوگا کیونکہ آپ کا پیر بہت زبردست ہے۔

آپ کی ریٹائرمنٹ اور جماعت کی طرف سے اعزاز 32ء میں جب آپ ریٹائر ہوئے آپ کا دفتر بوجہ موسم سرما دہلی میں تھا اور حضرت امام جماعت الثانی بھی کسی کام کے لئے وہاں تشریف لے گئے تھے آپ کے اعزاز میں شملہ اور دہلی کی جماعتوں نے مل کر میونسپل گارڈن دہلی میں ٹی پارٹی دی اور حضرت صاحب کی خدمت میں بھی اس میں شامل ہونے کی درخواست کی۔ گو حضرت صاحب کو کوئی ضروری کام تھا۔ مگر پھر بھی تشریف لے آئے۔ اس موقعہ پر دوستوں نے آپ کو مترجم کلام الٰہی بڑے سائز کا تحفہ میں دیا۔ جس کی یہ خصوصیت تھی کہ اس میں چار پانچ ترجمے تھے دو فارسی اور تین اردو کے۔ دوستوں کی درخواست پر حضرت صاحب نے اپنے دست مبارک سے آپ کو یہ تحفہ عطا فرمایا۔

ساڑھے سات ہزار روپے کی لاٹری 99-1898ء میں جبکہ خان صاحب ابھی ملازمت میں تھے تو دفتر بارک ماسٹر شملہ میں بتیس ہزار روپے کی لاٹری آئی۔ جس کا شملہ میں بہت چرچا ہوا۔ آپ نے اسی وقت اپنے دفتر میں ایک گشتی مراسلہ بھیجا کہ ہم بھی دفتر میں ایک Fortune فنڈ کھول دیں۔ جس میں ہر کلرک آٹھ آنے ماہوار ادا کرے جو رقم جمع ہو اس میں سے لاٹری وغیرہ کے ٹکٹ لئے جایا کریں۔ پہلے تو چند سال ہمیں قابل ذکر رقم نہ ملی مگر 1903ء میں قریباً سوا لاکھ روپیہ لاٹری میں ملا۔ جس میں سے ہر ایک کو قریباً ساڑھے سات ہزار روپے حصہ میں آیا۔ اب آپ احمدی ہو چکے تھے۔ روپیہ ملتے ہی خیال آیا کہ نہ معلوم یہ روپیہ آپ کے لئے جائز بھی ہے یا نہیں۔

چنانچہ آپ فتویٰ لینے کے لئے قادیان آئے اور حضرت امام ثانی کی معرفت (جن کی عمر اس وقت تیرہ چودہ سال کی تھی) عریضہ حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں ملاقات کے لئے بھیجا۔ چنانچہ حضرت صاحب نے اپنے پاس اوپر کمرہ میں

ایک اچھی بات

جب ایک شخص خدا کا ہو جاتا ہے تو پھر یہ کبھی نہیں ہو سکتا خدا تعالیٰ اسے چھوڑ دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلوایا خان صاحب نے حالات مذکورہ بالا عرض کرکے دریافت کیا آیا یہ روپیہ حلال ہے یا نہیں۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا یہ توجوا ہے اور ناجائز ہے۔ آپ اس میں سے اپنی ذات پر ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کرسکتے...... اس لئے اس رقم کو آپ اپنے غریب رشتہ داروں کو دے دیں قادیان کے غرباء و یتامیٰ کو دے دیں۔ اشاعت دین میں خرچ کردیں یا کسی قوم مدرسہ یا کالج میں بطور امداد دے دیں۔

آج سے صدی قبل ساڑھے سات ہزار روپیہ آج کل کے 7 لاکھ کے برابر قیمت رکھتا ہے۔ خان صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشاد کی روشنی میں یہ روپیہ بلا تذبذب چند ہی دن میں غریب اقارب اور اشاعت دین پر خرچ کردیا۔ اس میں سے تین صد اور چار صد کی رقوم علی الترتیب حضرت مولانا نورالدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی خدمت میں ارسال کیں جو ضروریات سلسلہ کے مصرف میں آئیں۔

چندہ ہائے وصیت و تحریک جدید

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ اپنی والدہ کی طرح موصی تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ صاحب جان صاحبہ نے 1915ء میں شملہ میں وفات پائی۔ خان صاحب ان کا جنازہ قادیان لائے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ محترم خان صاحب آپ کی والدہ اور اہلیہ تینوں تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج کے ممبر ہیں۔

مکرم خان صاحب منشی برکت علی صاحب شملوی نے اپنا مکان واقعہ محلہ دارالرحمت ربوہ قیمتی پانچ ہزار روپیہ اغراض سلسلہ کے لئے اپنی زندگی میں ہی صدر انجمن احمدیہ کے پاس ہبہ کردیا تھا۔ اس سے پیشتر وہ ایک ٹرسٹ چھ ہزار روپیہ کا اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے بحق صدر انجمن احمدیہ قائم کرچکے تھے۔

قلمی اور علمی خدمات

اللہ تعالیٰ نے آپ کو قلمی اور علمی لحاظ سے بھی سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ چنانچہ حقوق انسانی اور مسئلہ تقدیر پر آپ کے مضامین بدر قادیان میں شائع ہوئے۔ گوشت خوری اور قدامت روح و مادہ کے موضوع پر آپ نے دو رسالے شائع کئے جو جماعت میں پسند کئے گئے۔ 1915ء میں جب جماعت میں اختلاف پیدا ہوا تو انتخاب امامت کے موضوع پر آپ نے ایک رسالہ شائع کرکے اس کی پانچ سو کاپیاں مفت تقسیم فرمائیں۔ وفات سے قریباً ڈیڑھ سال قبل جبکہ آپ کی عمر 84 سال تک پہنچ چکی تھی آپ نے کلام الٰہی کے بارے میں ایک مبسوط مضمون لکھ کر چھپوایا اور اسے مفت تقسیم کیا۔

اپنے خاندان میں پہلے احمدی

حضرت خان صاحب کو یہ خصوصیت بھی حاصل تھی کہ آپ کو اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدیت کو قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بیعت کرنے کے بعد آپ نے اپنے خاندان میں دعوت الی اللہ شروع کردی۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ بعد آپ کے بہنوئی اور محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کے والد ماجد حضرت مولوی عمرالدین صاحب احمدی ہوگئے اور پھر یکے بعد دیگرے متعدد دیگر افراد خاندان بھی احمدیت کی آغوش میں آگئے آپ کے خاندان کے متعدد افراد کو بعد میں نمایاں طور پر خدمت دین کی توفیق ملی۔ جن میں سے آپ کے بھانجے محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی خدمات سلسلہ تو بہت نمایاں اور ممتاز ہیں۔ حق یہ ہے کہ ہمارے خاندان میں سے جس کسی کو بھی خدمت دین کی توفیق ملی یا مل رہی ہے اس کے ثواب میں آپ بھی شریک ہیں۔ کیونکہ آپ کے ذریعہ ہی احمدیت ہمارے خاندان میں داخل ہوئی۔

اولاد حضرت خان صاحب کے ہاں ایک بچی پیدا ہوئی۔ جو 1907ء میں قریباً ساڑھے سات سال کی عمر میں وفات پاگئی۔ جس کا انہیں بڑا قلق تھا۔ افسوس ہے کہ اس کے بعد آپ کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔

حضرت خان صاحب بڑے متقی۔ مخیر۔ سادہ مزاج۔ عبادت گزار اور کم گو بزرگ تھے۔ تقویٰ کی باریک راہوں کا بھی خیال رکھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے۔ اگر میں اپنے دفتر سے ذاتی استعمال کے لئے ایک پن بھی لیتا ہوں تو وہ بھی بعد میں اپنے گھر سے لاکر دفتر میں رکھ دیا کرتا ہوں۔ مختلف ذرائع سے غرباء کی مدد کرنا ان کا مستقل شعار تھا۔ جونہی حضرت صاحب کی طرف سے کوئی مالی تحریک ہوتی فوراً اس میں حصہ لیتے۔ حضرت امام جماعت الثانی کے ساتھ امامت اولیٰ کے زمانہ سے ہی عقیدت اور اخلاص کا تعلق تھا جسے مرتے دم تک خوب نبھایا۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ کے دیگر افراد سے بالعموم اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے بالخصوص بہت محبت تھی۔ دوسروں کے معاملات میں کبھی دخل نہ دیتے۔ لباس اور کھانے میں صفائی اور سادگی پسند کرتے۔ عزیزوں اور رشتہ داروں سے بڑی شفقت کا سلوک فرماتے۔ طبعاً کم گو تھے۔ لیکن اپنے گھر میں بڑے زندہ دل تھے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور بڑے سلجھے ہوئے اور عام فہم رنگ میں بات کیا کرتے۔ اپنی زندگی کا طویل حصہ بہ سلسلہ ملازمت شملہ میں اور دہلی میں گزارا ان کے نیک نمونہ کا اثر اپنوں اور غیروں پر یکساں ہوتا۔ جس جس سے بھی تعلق رہا وہ آپ کے اوصاف حمیدہ کا گرویدہ ہوگیا۔ آپ کی یہ بھی ایک نمایاں خصوصیت تھی۔ آپ نے قریباً پندرہ سولہ برس بطور جائنٹ ناظر اور ناظر سلسلہ کی خدمات پورے انہماک اور محنت سے سر انجام دیں۔ لیکن آپ نے کبھی ایک پیسہ بھی صدر انجمن احمدیہ سے بطور الاؤنس یا معاوضہ نہیں لیا بلکہ ہمیشہ آنریری طور پر کام کیا۔ غرضیکہ خان صاحب بہت سی ایسی خوبیوں کے حامل تھے۔ جو ہم سب کے لئے قابل تقلید ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت نعمان صاحب کو جنت میں بلند درجات عطا فرمائے اور ہم سب کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان کی خوبیوں کو اپنے اندر پیدا کریں اور ان کے نیک نمونہ کو قائم رکھنے کی توفیق پائیں۔ آمین۔

آخری بیماری اور وفات حضرت خان صاحب ایک عرصہ سے اپنے آخری سفر کے لئے بالکل تیار تھے۔ موسم گرما گزارنے کے لئے ہر سال راولپنڈی اپنے عزیزوں کے ہاں چلے جایا کرتے تھے...... اس دفعہ پنڈی جاتے وقت خاص طور پر یہ محسوس ہوتا تھا کہ آپ سفر آخرت کے لئے بالکل تیار ہیں۔ چنانچہ علاوہ دیگر امور کے اپنی قبر کے کتبہ کے لئے بھی خود عبارت تجویز فرماکر ہمیں دے گئے۔

راولپنڈی سے گزشتہ ماہ خط آیا کہ "میں آج کل سخت کمزور ہوگیا ہوں۔ دل چاہتا ہے کہ خدا کرے یہ گرمیاں خیریت سے گزر جائیں تو ربوہ جاکر اس جہان سے رخصت ہوں۔"

ان کی آخری بیماری کے متعلق ان کے غیر از جماعت عزیز مکرم عطاء اللہ صاحب نے یہ اطلاع دی۔ کہ 6۔ اگست دوپہر کو کھانے کے بعد آپ کو ہرنیا کی تکلیف ہوگئی یہ آپ کا دیرینہ مرض تھا اور وقتاً فوقتاً شکایت ہوجایا کرتی تھی) اور انتڑیوں کا گولہ باہر نکل آیا جس سے سخت تکلیف ہوئی۔ ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت آپ کو CMH میں ایمبولینس کار میں لے جایا گیا۔ لیکن سرجن نہ ملنے کی وجہ سے رات کو واپس گھر لانا پڑا۔ نصف رات کے قریب تکلیف بالکل ٹھیک ہوگئی مگر اندرونی طور پر زخم ہوگئے اور آپ کو خون کی قے آئی جس سے کمزوری بہت بڑھ گئی۔ 7۔ اگست کی صبح کو چائے کے دو تین گھونٹ پیئے۔ اور پھر ساڑھے دس بجے کے قریب وصیت لکھوانی شروع کی۔ چند سطور بڑی رقت کے ساتھ لکھوائی تھیں کہ سانس اکھڑ گیا اور گیارہ بجے کے قریب آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔ شام کو چھ بجے جنازہ ادا کیا گیا۔

اور پھر آپ کی وصیت کے مطابق آپ کا جنازہ بذریعہ بس ربوہ روانہ کیا گیا۔ لیکن خوشاب سے آگے چونکہ سیلاب کی وجہ سے راستے بند تھے اس لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی زیر ہدایت آپ کو خوشاب میں ہی امانتاً دفن کردیا گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بلند درجات عطا فرمائے۔

OOO

آپ کا خط ملا

مکرم نور احمد صاحب ریٹائرڈ آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ لکھتے ہیں۔

امید ہے کہ آپ بخیروعافیت ہوں گے خدا کرے کہ ایسا ہی ہو 14۔ اکتوبر کا روزنامہ الفضل خاکسار کی نظر سے گزرا۔ اس میں محترم عبدالمجید صاحب نے معلومات عامہ کے عنوان کے ساتھ ایک مضمون میں نہایت ہی قیمتی ہستیوں سے تعارف کراتے ہوئے الف لیلہ کی کتاب کا بھی ذکر فرمایا ہے جو کہ دنیا کی بہترین آٹھ کتابوں میں سے ایک کتاب شمار کی گئی ہے۔ اس میں خاکسار ایک اضافہ کے ذریعہ مضمون نگار کی توجہ اس طرف دلانی چاہتا ہوں کہ یہ مذکورہ بالا کتاب ایک ہزار ایک رات کی کہانیوں پر مشتمل نہیں ہے یہ صرف سات صد رات کی کہانیوں پر مشتمل ہے باقی 301 راتوں کی کہانیوں پر مشتمل کتاب کا نہ تو ترجمہ کیا گیا اور نہ ہی کسی نے اس طرف توجہ دلائی ہے اصل کتاب عربی میں مکمل طور پر شائع ہے اور باقی 301 رات کی کہانیوں پر مشتمل کا نام جزیرہ واق ہے جو کہ غالباً ہماری لائبریری میں بھی موجود ہوگی۔ اصل بات یہ ہے سات صد رات کی کہانیوں کا ترجمہ اس قدر طویل ہوگیا کہ اگر مذکورہ بالا کہانیوں کا ترجمہ بھی شامل کیا جاتا تو کتاب ضرورت سے زیادہ طوالت پکڑ جاتی اس واسطے بھی سمجھا گیا ہوگا کہ جس قدر ترجمہ ہوچکا ہے اسی پر اکتفا کرلیا جاوے یا یہ کہ ترجمہ کروانے والے کے پاس اتنا سرمایہ نہ ہوگا کہ وہ باقی کتاب کا ترجمہ کرواسکتا یا ترجمہ کرنے والا زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا ہوگا۔ بہرحال یہ سات صد رات کی کہانیوں کا ترجمہ ہے جو کہ اردو میں ہزار رات کے نام سے شائع شدہ ہے۔

اب یہ سوال کہ باقی تین صد ایک رات کی کہانیوں کا ترجمہ اب تک کیوں نہیں کیا گیا اس کے متعلق یہی خیال گزرتا ہے کہ کسی سرمایہ دار دوکاندار نے اس کی طرف توجہ نہیں کی دوسرے یہ کہ ترجمہ کرنے کے لئے بڑی ادیبانہ قابلیت کی ضرورت ہے اس کے علاوہ ایسے سرمایہ دار کی ضرورت ہے جو کہ اس پر خرچ کرنے کے لئے وسیع حوصلہ رکھتا ہو اور کشادہ دست بھی ہو۔ پھر عربی کی کتاب میں اشعار کا ذکر بھی آتا ہے اس کے لئے ایسے چوٹی کے شاعر کی ضرورت ہے جیسا کہ آپ ہیں کہ جب عربی اشعار سے اس کو واسطہ پڑے تو وہ قلم برداشتہ اردو میں عربی اشعار کا ترجمہ کرسکے۔ جیسا کہ آپ اردو اشعار یا رباعیات قلم برداشتہ تحریر فرمادیتے ہیں۔ خاکسار تو آپ کے بعض اشعار اور رباعیات کا ایسا دلدادہ ہے جس کا اظہار خاکسار اپنی قلم کے ذریعہ سے نہیں کرسکتا۔ البتہ اتنا لکھنے سے بھی نہیں رک سکتا کہ اگر غالب اور ناسخ وغیرہ شاعران کرام کا زمانہ ہوتا اور اس میں مشاعرہ کی محفل جمتی اور آپ نظم خواں یا رباعیات کے غزلخواں ہوتے تو مذکورہ بالا اساتذہ کرام آپ کو داد سے ضرور نوازتے۔

داد دینا کوئی معمولی بات نہیں ہے غالباً آپ مصحفی اور انشاء کے تقابل کے مناقشات سے مطلع ہوں گے کہ جن کو دیکھ کر ایک دوست نے انشاء سے صلح کرانے کی درخواست کی تھی تو انشا

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ

(میری والدہ)

زندگی فانی ہے۔ ہر انسان جو اس دنیا میں آتا ہے اسے وقت مقررہ پر واپس خدا کے حضور حاضر ہونا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا تعین کردہ وقت ہے۔ جس کا کسی کو علم نہیں۔ صرف خدا تعالیٰ ہی اس کا علم رکھتا ہے۔ کسی بھی وفات پر یہ کہنا ہرگز درست نہیں کہ فلاں شخص تو وقت سے پہلے ہی اس دنیا سے چلا گیا۔ وقت پر تو بحث ہو ہی نہیں سکتی۔ اسی طرح عمر پر بھی کوئی بحث نہیں ہو سکتی۔ اس سفر میں تو جس کا ٹکٹ جہاں ختم ہوا وہی ابدی نیند کا وقت اور خدا کے حضور حاضری کا وقت ہے۔ لیکن صدمہ بہرحال ہوتا ہے۔ صدمہ کی نوعیت کا انحصار اس دنیا سے چلے جانے والے کے ساتھ قربت پر ہے۔

24- ستمبر 1997ء کی صبح عین طلوع آفتاب کے وقت میری بہت ہی پیاری امی جان اس جہان فانی کو الوداع کہتے ہوئے اپنے اس آقا کے حضور حاضر ہو گئیں جس سے انہوں نے ساری عمر عشق کیا۔

ابا جان کے جلسہ پر چلے جانے کے دو روز بعد ہی میں امی جان کو آرام اور علاج کی غرض سے کراچی لے گیا۔ ڈاکٹر صاحبان یرقان کی وجہ جگر کی خرابی خیال کرتے رہے۔ لیکن بعض ماہرین نے کہا کہ یہ جگر نہیں بلکہ پتے کی وجہ سے ہے۔ اور اس غرض سے ہسپتال میں داخل کر لیا۔ پہلے مرحلہ میں ڈاکٹرز پتے کو Wash کرنا چاہتے تھے۔ اس کی انہوں نے کوشش بھی کی۔ لیکن پتے میں زیادہ Blockage کی وجہ سے یہ عمل کرنے میں انہیں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ اس کوشش کی وجہ سے ساری رات کمزوری رہی اور دن چڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کمزوری میں اضافہ ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ ڈاکٹر صاحبان نے فیصلہ کیا کہ فوری طور پر I.C.U میں منتقل کیا جائے۔ وہاں جا کر حالت قدرے سنبھل گئی۔ اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ اب اللہ کے فضل سے طبیعت بہتر ہو جائے گی اور اگلے روز ڈاکٹرز Syringe کے ذریعہ اس مادہ کو نکالنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن اللہ کی رضا کچھ اور ہی تھی۔ اصل میں وہ وقت قریب آ رہا تھا جب وہ ہم سب کو الوداع کہنے والی تھیں۔ میں اس تمام عرصہ کے دوران ان کے ساتھ رہا۔ I.C.U میں چونکہ مریض کے پاس جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ اس لئے میں پوری رات پریشانی میں باہر ہی رہا۔ بڑی تگ و دو کے بعد رات 12 بجے مجھے اجازت مل گئی کہ میں اندر جا کر ان سے ملوں اور حال دریافت کروں۔ میں چند منٹ تک ان کے پاس رہا۔ اس حالت میں انہوں نے میرا ہاتھ چوم کر اپنے سینے سے لگا لیا اور کہا "بیٹا آپ کو دیکھ کر بڑی تسلی ہوئی ہے۔" دعائیں دیں۔ میری آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ بیماری کی اس حالت میں ماں کا پیار دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ وفات سے چند گھنٹے پہلے یہی میری ان سے آخری ملاقات تھی۔ وہاں پر موجود ڈاکٹروں نے مجھ سے کہا کہ چونکہ آپ کو اندر آنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس لئے یہاں پر رکنا بے کار ہے۔ آپ گھر جا سکتے ہیں۔ لیکن ضمیر اس بات کی اجازت ہی نہیں دے رہا تھا کہ بیماری کی ایسی حالت میں میں ماں کو چھوڑ کر چلا جاؤں۔ ایسی ماں جس نے پہلے دن سے لے کر آج تک ہماری ہر تکلیف پر انتہائی پریشانی کا اظہار کیا۔ کیا آج میں اس ماں کو اس حالت میں چھوڑ کر گھر چلا جاؤں۔ محض اپنے آرام کی خاطر۔ نہیں ہرگز نہیں۔ پریشانی کا عالم تھا اور مسلسل آنسو رواں تھے۔ اچانک فجر کے وقت اندر سے یہ خبر آئی کہ امی جان وفات پا گئی ہیں۔ یہ وہ سحر تو نہیں جس کا انتظار تھا لیکن خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے بلندی درجات کی دعا کی تلقین ہے۔ اس سے بہرحال کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ ماں کی جدائی بہت بڑا صدمہ ہے اور آنسوؤں کا بہنا ایک فطری عمل ہے۔ گھر کی ہر چیز اسی شخصیت سے تو تعلق رکھتی ہے۔ جو اب یہاں موجود نہیں۔ ایسے میں ان کی یاد مزید ستاتی ہے۔ اس سے کہیں بڑھ کر ان کا سلوک اور پیار یاد آتا ہے۔ زندگی بھر تمام اچھی باتیں ان سے وابستہ رہیں۔ جماعتی خدمات میں وہ سرفہرست رہیں۔ ہر ایک کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتیں' پیار اور محبت ہر ایک کے لئے یکساں تھا' بڑے اچھے انداز میں تربیت کرتیں۔ غرضیکہ وہ تمام اچھائیاں جن کا معاشرہ پر اچھا اثر ہوتا ہے ان میں موجود تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی وفات پر ابا جان نے تمام ملنے والوں سے ایک ہی بات کہی کہ "اب وہ ہم میں موجود نہیں ہیں۔ ان کی اچھی باتیں کریں اور ان تمام اچھی باتوں کو پھیلائیں۔" میرے نزدیک یہ نصیحت کا رنگ رکھتی ہے۔

اس مختصر مضمون کے لکھنے کا اصل مقصد ان تمام مداحوں کو اصل حالات سے آگاہ کرنا ہے۔ جو بڑی پریشانی کے عالم میں خطوط لکھ کر یہ پوچھ رہے ہیں کہ اتنی اچانک یہ سب کچھ کیا ہوا کہ خالہ جان ہم سے جدا ہو گئیں۔

اللہ تعالیٰ امی جان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور ہم سب کو توفیق دے کہ ہم ان کی اچھائیوں کو معاشرے میں پھیلائیں۔ کہ یہی صدقہ جاریہ ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

نے یہ جواب دیا تھا کہ بھائی ہم مصحفی کے علم اور افضلیت کے معترف ہیں مگر یہ کیا کہ مشاعرہ میں وہ ہم لوگوں کو داد بھی نہیں دے سکتے کم از کم سر ہی ہلا دیا کریں ورنہ ہم ان کی افضلیت سے ذرا بھی منحرف نہیں ہیں۔ لیکن اتنی خشکی بھی ناقابل برداشت بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے افضال و اکرام سے نوازتا رہے۔

OOO

تعارف

رفیق نکتہ دان

کتاب کا نام رفیق نکتہ دان
مصنف حکیم عبدالواحد صدیقی
قیمت ایک سو روپیہ
ملنے کا پتہ عبدالواسع محمد محمود صدیقی
19/482 النور سوسائٹی فیڈرل ایریا کراچی۔

عبدالواحد صدیقی صاحب نے اپنے والد محترم حضرت حکیم عبدالصمد صاحب جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے کے حالات زندگی پیش کئے ہیں۔ کتاب میں شجرہ نسب بھی موجود ہے۔ حاجی شمس الدین صاحب سے شروع ہوتا ہے۔ حاجی صاحب موصوف سیالکوٹ کے ذریعہ بخارا سے تشریف لائے تھے۔ اس کتاب کا دیباچہ جسے گزارش کے نام سے پیش کیا گیا ہے سلیم شاہجہانپوری صاحب کا لکھا ہوا ہے۔ فہرست میں بعض موضوعات کا تعلق حکیم صاحب کے والد ماجد کے احباب سے ہے آپ کی شادی کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ جماعت میں داخل ہونے کی کیفیت پیش کی گئی ہے اور بعض احباب کی نظمیں بھی شامل اشاعت ہیں۔ ان کے علاوہ بعض خطوط بھی درج کئے گئے ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ حضرت حکیم عبدالصمد صاحب کی زندگی اور آپ کے اعزا و اقربا کے حالات پڑھنا یقیناً ایمان افروز ثابت ہوگا۔ ایسی کتابیں جو تاریخی درجہ بھی رکھتی ہیں اور جن میں کردار سازی کی بھی تلقین ملتی ہے۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ شائع کرنی چاہئیں۔

مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی کتابیں تمام احمدیہ لائبریریوں میں رکھی جائیں اور جہاں تک لائبریریوں کا تعلق ہے ہر جماعت میں چھوٹی موٹی لائبریری ضرور ہونی چاہئے تاکہ جماعت کے افراد وہاں رکھی گئی کتابوں سے استفادہ کر سکیں۔ یہ بات ظاہر و باہر ہے کوئی شخص بھی تمام کتابیں خرید نہیں سکتا۔ بلکہ چند ایک کتابوں کا خریدنا بھی اب اس لئے مشکل ہو گیا ہے کہ قیمتیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں۔ چھوٹی چھوٹی کتابوں کی بھی قیمتیں خاصی زیادہ ہیں۔ لیکن لائبریریوں کے پاس چونکہ اپنے بجٹ ہوتے ہیں اور ان لائبریریوں سے متعدد افراد نے استفادہ کرنا ہوتا ہے اس لئے لائبریریوں کے لئے اکثر کتابوں کا خریدنا مشکل نہیں ہوتا۔

پس ہماری تمام جماعتوں میں اگر چھوٹی موٹی لائبریریاں ہوں تو یقیناً وہ وہاں کے احمدی افراد کے لئے خاصی مفید ثابت ہوں گی۔ زیادہ کتابیں خرید کر وہاں رکھنے سے ہر شخص ایسی مالی استطاعت سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے گا۔ یہ کتاب بھی ایسی ہے کہ ہماری لائبریریوں میں موجود ہونی چاہئے اور جو انفرادی طور پر خرید سکتے ہوں وہ ضرور خریدیں اور اپنے گھر کے ہر فرد کو اس کے مطالعے کی تلقین کریں۔

ہم حکیم عبدالواحد صاحب صدیقی کو مبارک باد دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنے محترم والد صاحب جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے کے حالات زندگی پیش کئے ہیں۔ ہم انہیں مبارک باد کا مستحق سمجھتے ہیں۔ کتاب متعدد احباب کی تصاویر سے بھی مزین ہے۔

(ن-س)

OOO

زیارت مرکز واقفین نو ضلع لودھراں

مورخہ 5- اکتوبر بروز اتوار ضلع لودھراں کے واقفین نو بچوں کا ایک وفد مکرم فرید احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ ضلع اور مکرم بشارت احمد صاحب ناصر سیکرٹری وقف نو ضلع اور مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب صدر لجنہ ضلع اور مکرمہ راشدہ تبسم صاحبہ اہلیہ مکرم فرید احمد صاحب ناصر سیکرٹری اصلاح و ارشاد ضلع کے ہمراہ زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا۔ اس وفد میں 25 بچے اور 21 خواتین اور دیگر افراد شامل تھے۔

وفد کے قیام و طعام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا۔ ربوہ میں قیام کے دوران وفد نے بہشتی مقبرہ میں ائمہ احمدیت اور دیگر بزرگان کی قبروں پر اجتماعی دعا کی۔ بیت المبارک بیت الاقصیٰ' نمائش' صد سالہ جوبلی کا دورہ کیا۔ خلافت لائبریری کا تعارف مکرم حبیب الرحمان صاحب زیروی قائمقام انچارج نے کروایا بعدہ ان کے ساتھ واقفین نو بچوں کا گروپ فوٹو ہوا۔ وفد نے دفتر الفضل کا بھی دورہ کیا جہاں مکرم نسیم سیفی صاہب ایڈیٹر روزنامہ الفضل سے بچوں اور والدین نے ملاقات کی مکرم سیفی صاحب نے الفضل کے تعارف کے ساتھ بچوں کو مطالعہ کی عادت اور سلطان القلم کا مجاہد بننے کی تلقین فرمائی اس کے بعد مکرم ایڈیٹر صاحب الفضل کے ہمراہ گروپ فوٹو بنوایا گیا۔

بچوں اور ماؤں نے دفاتر لجنہ اماء اللہ پاکستان کا دورہ بھی کیا اور مکرمہ صاحبزادی سیدہ امتہ القدوس بیگم صاحبہ قائمقام صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان اور مکرمہ صفیہ خالد گورائیہ صاحبہ جنرل سیکرٹری سے ملاقات کی۔ قائمقام صدر صاحبہ نے بچوں کی دینی معلومات کا جائزہ لے کر انہیں اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔

واقفین نو بچوں کے علمی اور تربیتی امور کا جائزہ مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد مربی سلسلہ نے لیا اور توجہ طلب امور کی طرف راہنمائی کی۔

بچوں نے M.T.A کے دفتر کی سیر بھی کی اور ایک علمی پروگرام ریکارڈ کروایا۔ بچوں نے مکرم فرید احمد صاحب ناصر مربی ضلع اور مکرم شیخ محمد انور صاحب صدر جماعت احمدیہ دنیاپور کے ہمراہ باغ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع واقع احمد

باقی صفحہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

منڈیلا کا دورۂ لیبیا

جنوبی افریقہ کے جری ہمت' جواں عزم اور تاریخ ساز صدر نیلسن مینڈیلا نے گذشتہ دنوں لیبیا کا دورہ کرکے ایک حیران کن جرات مندانہ قدم اٹھایا۔ جب سے یعنی عرصہ پانچ سال سے 'امریکہ نے لیبیا پر جو پابندیاں لگوائی تھیں اس کے بعد کسی غیر ملکی سربراہ کا لیبیا کا یہ پہلا دورہ ہے۔ وہ قاہرہ سے طرابلس پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔

یاد رہے کہ 5 سال قبل امریکہ نے لیبیا پر فضائی اور دیگر پابندیاں اس وجہ سے لگائی تھیں کہ لیبیا نے اپنے دو شہری امریکہ کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا تھا جنہوں نے امریکہ کے بقول امریکی ائرلائنز کے ایک طیارے میں بم رکھ تباہ کر دیا تھا جس سے دو سو سے زائد افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن مینڈیلا کی طرف سے امریکہ کی عائدہ کردہ پابندیوں کے خلاف ورزی بلاشبہ ایک جرات مندانہ اقدام ہے۔ اس سے قبل وہ ایران کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کے مسئلے پر بھی امریکہ کو ٹکا سا جواب دے چکے ہیں۔

اس سے قبل عرب لیگ کی طرف سے لیبیا پر ان پابندیوں کی مذمت کی گئی تھی اور لیبیا کے صدر معمر القذافی نے ان پابندیوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے عرب لیگ کے اجلاس میں شرکت کی تھی۔

اس سے قبل نیلسن مینڈیلا کو قاہرہ میں مصر کے صدر حسنی مبارک نے اپنے ملک کا اعلیٰ ترین اعزاز دیا۔

صدر نیلسن مینڈیلا 27 سال تک جیل میں رہے وہ اپنی قوم کے خلاف گورے انگریزوں کی نسل پرستی کی مخالفت میں جیل میں رہے۔ آخر کار جنوبی افریقہ نے نسل پرستی کی پالیسی ترک کی اور سابق صدر ڈی کلارک نے سیاہ فاموں کے حقوق تسلیم کرتے ہوئے ان کو ووٹ کا حق دیا اور یوں جنوبی افریقہ سے سفید فام انگریزوں کا اقتدار ختم ہوا اور سیاہ اور سفید دونوں نسلوں کے لوگوں نے پرامن بقائے باہمی کے تحت ملک میں رہنے کا معاہدہ کرلیا۔ آج جنوبی افریقہ میں سیاہ اور سفید نسل کے لوگ امن و سکون سے رہ رہے ہیں۔ اور گورے انگریزوں کو ملک کے انتظام و انصرام میں مناسب حصہ دیا جا رہا ہے۔ جنوبی افریقہ کی کرکٹ ٹیم بدستور سفید فاموں پر مشتمل ہے۔ اب ان میں سے ایک آدھ سیاہ فام بھی شامل ہونے لگ گیا ہے۔

○○○

اترپردیش میں صدر راج کا فیصلہ واپس

بھارت کی وفاقی حکومت نے ملک کے سب سے بڑے صوبے اترپردیش میں اسمبلی کی معطلی' بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت کی برطرفی اور صدر راج نافذ کرنے کا فیصلہ 24 گھنٹوں کے اندر اندر واپس لے لیا ہے۔ اس طرح ملک کا سیاسی بحران وقتی طور پر ٹل گیا ہے۔ یہ فیصلہ بھارتی صدر مسٹر کے آر نارائن کے دباؤ پر واپس لیا گیا جنہوں نے حیران کن طور پر وفاقی حکومت سے کہا تھا کہ وہ اترپردیش میں صدر راج نافذ کرنے کے فیصلے کو واپس لے لے۔ بھارت میں اس سیاسی بحران کی وجہ سے وزیراعظم اندر کمار گجرال نے اپنا جرمنی اور فرانس کا دورہ بھی منسوخ کر دیا تھا جس پر وہ اسی روز روانہ ہونے والے تھے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کی طرف سے اس فیصلے کو واپس لئے جانے کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔

بھارتی حکومت کا یہ فیصلہ اس کی گہری سیاسی بصیرت کا آئینہ دار ہے کیونکہ وزیراعظم نے صدر مملکت سے کسی قسم کی محاذ آرائی وپسند نہیں کیا اور اپنا ایک اہم ترین فیصلہ واپس لے کر جمہوریت کی اقدار کو سربلند کر دیا۔ اور یوں ایک شدید سیاسی بحران ٹل گیا ہے۔

○○○

الجزائر میں بلدیاتی انتخابات

الجزائر میں بلدیاتی انتخابات ہو رہے ہیں۔ کل ڈیڑھ کروڑ ووٹر ووٹ ڈالنے کے اہل ہیں۔ اور 80 ہزار افراد بطور امیدوار کھڑے ہیں۔ اپوزیشن نے الزام عائد کیا ہے کہ حکومت نے بلدیاتی انتخابات میں دھاندلی کرنے کا منصوبہ بنالیا ہے۔ اس سے قبل 1992ء میں جب حکومت نے عام انتخابات کو کالعدم قرار دے دیا تھا تو ملک میں شدید ہنگاموں اور تشدد کا ایک خونی سلسلہ چل نکلا تھا جس سے اب تک اسلامی تشدد پسندوں اور حکومت کے ہزاروں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

○○○

روس میں بحران کا خاتمہ

روس میں پارلیمنٹ ڈوما میں اپوزیشن کمیونسٹ پارٹی نے وزیراعظم چرنومردین کے خلاف تحریک عدم اعتماد واپس لے لی ہے۔ مگر کمیونسٹ لیڈروں نے کہا ہے کہ یہ تحریک وقتی طور پر واپس لی گئی ہے اگر حکومت نے اپوزیشن کے ساتھ ہونے والے معاہدے پر عمل درآمد نہ کیا تو یہ تحریک دوبارہ بھی پیش کی جا سکتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روس کی سیاست میں کمیونسٹوں کو ایک اہم قوت کی حیثیت حاصل ہے۔ اور حکومت کی ناکامیاں کمیونسٹ پارٹی کو مضبوط کرتی جارہی ہیں۔

بمبئی میں حادثہ

بمبئی کے ریلوے اسٹیشن پر واقع ایک بوسیدہ عمارت گرنے سے دس افراد ہلاک اور 80 زخمی ہو گئے۔ یہ عمارت ریلوے کی ملکیت تھی اس میں سٹیشن کا عملہ اور ریلوے سٹیشن کے قلی رہتے تھے۔

یادِ رفتگان

میاں محمد ابراہیم

اچھی مائیں

(محترمہ رحیم بی بی صاحبہ)

میں اپنی والدہ کے اخلاق و اطوار اور ان کی احمدیت سے محبت اور عقیدت کے متعلق کچھ باتیں قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف!

عام دستور سے ہٹ کر۔ سوانح عمری کے رنگ میں تو تفصیلی ذکر کرنے کی بجائے میں صرف موصوفہ کے دو تین ایسے اوصاف بیان کرنے تک اس تحریر کو محدود رکھوں گا۔ جو مخلصین مرد و زن انہیں اپنانے کا باعث بن سکیں۔.... سو لیجئے۔ ذیل کی سطور کو ذوق و شوق سے پڑھئے۔

ایک واقعہ تو ان ایام کا ہے۔ جب میں ابھی بچہ ہی تھا۔ حضرت امام ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سیالکوٹ 'بیت لندن کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک کرنے کے لئے تشریف لائے۔ اور بیت کبوتراں والی کے ایک حصہ میں قیام فرمایا۔ صغر سنی کی وجہ سے۔ مجھے دیگر بزرگوں کی آمد کا خاص شعور تو نہیں۔ صرف حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کا نقشہ ذہن میں محفوظ ہے۔ آپ پنجابی زبان میں بہت موثر اور دلکش وعظ فرمایا کرتے تھے۔ مردوں اور عورتوں کے اجتماعات الگ الگ جگہ منعقد ہوئے۔ عورتوں کو تحریک و تحریص کرنے کے لئے بیت کبوترانوالی سے تھوڑا سا دور کشمیری محلہ میں ایک وسیع و عریض مکان میں جمع کیا گیا۔ جہاں حضرت صاحب کے مقرر کردہ انتظام کے مطابق حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی کا لیکچر سننے کے لئے خواتین ضلع بھر سے آکر شامل ہوئیں۔ سامعات میں میری والدہ بھی تھیں۔ حضرت حافظ صاحب موصوف کو عورتوں میں وعظ کرنے کا خاص ڈھب آتا تھا۔ یوں بھی اگر لیکچرار خود مخلص اور دیندار ہو تو اس کی باتوں میں اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت حافظ موصوف نے ایسے موثر انداز میں وعظ کیا کہ عورتوں کے پاس جو کچھ بھی نقدی یا زیور کی شکل میں موجود تھا۔ اسے پیش کرنے کے لئے وہ بے تاب ہو گئیں۔ میری والدہ نے اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے۔ اپنے ہاتھوں میں پہنے ہوئے چاندی کے بند اتار کر مالی قربانی کی نایاب اور عمدہ مثال قائم کی۔ اور خالی ہاتھ گھر واپس آئیں۔ یہ تو مالی قربانی کی ایک مثال ہے۔ اب میں آپ سے ان کی ذہنی قربانی کی تفاصیل بیان کرنے کی اجازت چاہوں گا......

اس کے لئے مجھے قادیان کے زمانہ کے ایک سیاسی منظر کی نقشہ کشی کرنی ہوگی۔ یہ 1947ء سے پہلے کے الیکشن کا واقعہ ہے۔ جس کی بنا پر آگے چل کر پاکستان کے قیام کا فیصلہ ہونا تھا۔ حضرت صاحب کی نظر مستقبل پر تھی۔ اور آپ چاہتے تھے کہ کوئی بھی احمدی فرد۔ مرد اور عورت جسے اپنا نام لکھنا آتا ہو۔ اس سے باہر نہ رہے میری والدہ معروف لفظوں میں ان پڑھ تھیں۔ حروف ابجد تک سے ناواقف۔ نام لکھیں تو کیسے لکھیں۔ انہوں نے تو عمر بھر کبھی قلم دوات کو استعمال تک نہ کیا تھا۔ ادھر خواندہ افراد میں شمار ہو کر۔ حضرت صاحب کے ارشاد کو پورا کرنے کا فریضہ ادا کرنا مقصود تھا۔ اللہ کا نام لے کر انہوں نے اپنا نام لکھنے کی مشق شروع کی۔ مکان کی جو جگہ۔ گوشہ۔ یا نکر اس کی اجازت دیتا۔ یعنی وہاں جگہ خالی ہوتی۔ میری والدہ نے امام وقت کے حکم پر لبیک کہنے کی غرض سے اپنا نام لکھنے کی مشق کرنے کا اہتمام کیا۔ میں ان دنوں محلہ دارالرحمت میں چوہدری صادق علی صاحب تحصیلدار کے مکان میں کرایہ دار تھا۔ اس مکان کے در و دیوار جن پر میری والدہ نے اپنا نام لکھ لکھ کر اپنے آپ کو خواندہ بنانے کا التزام کیا تھا اس امر کے گواہ ہیں کہ اپنے امام کی خواہش کو کہ ہر احمدی عورت ووٹر بن جائے۔ کس محنت اور کاوش سے پورا کیا۔ اے کاش سبھی مرد و زن اسی عقیدت اور جانثاری کا پیکر بنیں اور بنتے رہیں۔

میری والدہ کی وفات جن دنوں ہوئی وہ گرمی کا موسم تھا۔ حبس اور حرارت جوبن پر تھی۔ لیکن ان کی فوتیدگی ہوتے ہی موسم خوشگوار ہو گیا۔ ہلکی ہلکی بارش ہوئی جس نے موسم کو خاصا خوشگوار کر دیا۔ حضرت صاحب ان دنوں ڈلہوزی میں تھے۔ حضرت مولوی ابوالعطاء صاحب درس دے رہے تھے۔ میں نے ان کی خدمت میں رقعہ لکھا کہ وہ درس کے بعد مدرسہ احمدیہ کے احاطہ میں میری والدہ کا جنازہ پڑھا دیں۔ جمعہ کا دن اور عصر کا وقت تھا اور رمضان کی ستائیس تاریخ۔ حضرت موصوف نے اعلان کیا کہ جو فرد اس وقت فوت ہوا جس کا میں ذکر کر رہا ہوں تو اے ایمان والو! تم اس کے جنازہ میں شامل ہونے کو خود اپنے لئے باعث عزت و ثواب سمجھو۔ چنانچہ میری خوشی کی کوئی حد نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ سینکڑوں لوگ جو درس میں شامل تھے۔ جنازہ میں بڑے اہتمام اور شوق سے آ پہنچے۔ اور یوں میری والدہ۔ ایک بہشتن کی زندگی گزار کر بہشتی مقبرہ میں جا پہنچیں۔ آخر وقت بیماری کی وجہ سے ان کی آواز بند ہو گئی تھی۔ گھر والے جو بچے بوڑھے۔ مرد و زن ان کی چارپائی کے گرد جمع تھے۔ چاہتے تھے کہ وہ ان سے کچھ بات کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش حیرت انگیز رنگ میں پوری کر دی۔ ان پر جو غنودگی طاری تھی۔ وہ یکایک پوری ہوش کا رنگ اختیار کر گئی۔ ان کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اپنے ارد گرد دیکھا سب اعزاء و اقارب موجود تھے۔ ان میں مجھے پہچان کر کہا کہ "ابراہیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جی- میرے ساتھ مل کر دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے بعد آپ سب کو اپنے فضلوں سے نوازتا رہے- ہم نے مل کر سب معروف اور متند دعائیں کیں- چند لمحوں بعد میری والدہ نے پوچھا کہ ابھی عصر کا وقت ہے نا- عرض کیا گیا کہ "جی ہاں- ہے" اس پر آپ نے عبادت کی نیت کو باندھ کر ہاتھ سینہ پر رکھ لیا- اور اس کے ساتھ ہی اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں-

میری والدہ میں اللہ والوں کی ایک اور خاص صفت بھی نمایاں طور پر موجود تھی- کوئی ضرورت ہوتی- آپ رب سے مانگتیں اور اس کے حضور عرض کرتیں- اگر میرا یہ کام ہو جائے تو میں سو یا پچاس (جو بھی مقرر فرماتیں) نفل اپنے رب کے حضور پیش کروں گی- اور اپنے اس عہد کو پورے اخلاص اور وفاداری سے پورا کرتیں- اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے- اور آپ کی نیکیوں اور خوبیوں کا ہم سب کو وارث بنائے- آمین

OOO

بقیہ صفحہ 5

نگر اور دریائے چناب کی سیر کی اور خوب لطف اٹھایا- وفد نے وکالت وقف نو کی بھی سیر کی جہاں مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب نائب وکیل نے بچوں کو نصائح فرمائیں اور انہیں مختلف شعبہ جات کا تعارف کروایا گیا-

مورخہ 97-10-7 کو واقفین نو بچے اور اراکین وفد ربوہ کی نیک اور دیرپا یادیں لئے ہوئے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے- وکالت کی طرف سے مکرم کلیم احمد صاحب طاہر اور مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد نے ڈیوٹی کے فرائض ادا کئے-

(وکالت وقف نو)

OOO

زیارت مرکز واقفین نو تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

مورخہ 4- اکتوبر بروز ہفتہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ کے واقفین نو بچوں کا ایک وفد مکرم طارق جاوید صاحب سیکرٹری وقف نو تحصیل چنیوٹ اور مکرم ادریس احمد صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع کے ہمراہ ربوہ پہنچا- اس وفد میں 25 بچے اور 40 خواتین اور دیگر افراد شامل تھے-

وفد کے قیام وطعام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا ربوہ میں قیام کے دوران واقفین نو کے آپس میں علمی مقابلے کروائے گئے ان مقابلوں میں مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی ضلع اور مکرم جاوید اقبال لنگاہ صاحب مربی سلسلہ نے بھرپور تعاون لیا-

وفد نے بہشتی مقبرہ میں ائمہ احمدیت اور دیگر بزرگان کی قبروں پر اجتماعی دعا کی- بیت المبارک بیت اقصیٰ باغ حضرت امام جماعت احمدیہ واقع

احمد نگر کی سیر کی- بچوں اور ماؤں نے دفاتر لجنہ اماء اللہ پاکستان کا بھی دورہ کیا اور مکرمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ قائمقام صدر لجنہ اور مکرمہ صفیہ خالد گورائیہ صاحبہ جنرل سیکرٹری سے ملاقات کی- قائمقام صدر صاحبہ نے بچوں اور خواتین کو قیمتی نصائح سے نوازا-

بچوں نے M.T.A کے دفتر کی سیر بھی کی اور علمی پروگرام ریکارڈ کروایا-

مورخہ 97-10-5 کو تین بجے سہ پہر وفد ربوہ کی نیک اور دیرپا یادیں لئے واپس روانہ ہوا- وکالت کی طرف سے مکرم کلیم احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ نے ڈیوٹی کے فرائض ادا کئے-

(وکالت وقف نو)

بقیہ صفحہ 1

جمعہ)

1-00 (دن) شعری نشست-

4-00 (دن) کمپیوٹرسب کے لئے

6-00 (شام) خطبہ

7-30 (شام) فرنچ بولنے والے دوستوں سے ملاقات

9-45 (رات) خطبہ (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)

ہفتہ

9-00 (دن) کمپیوٹرسب کے لئے-

12-00 (دن) سرائیکی پروگرام- (بالعموم ترجمہ خطبہ)

1-00 (دن) میڈیکل میٹرز

8-00 (شب) بچوں سے ملاقات-

اتوار-

12-00 (دن) خطبہ (دوبارہ نشر)-

1-00 (دن) مجلس عرفان

8-00 (رات) انگریزی بولنے والے دوستوں سے ملاقات-

سوموار-

12-00 (دن) درس کلام الٰہی

4-00 (شام) احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس-

8-00 (رات) ہومیو پیتھی کلاس-

منگل-

12-00 (دن) پشتو پروگرام-

1-00 (دن) تعارف کتب حضرت بانی سلسلہ (روحانی خزائن)-

4-00 (شام) میڈیکل میٹرز-

8-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس-

11-30 (رات) یسرنا (-)

بدھ-

7-00 (صبح) میڈیکل میٹرز

10-00 (صبح) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (دوبارہ نشر)-

11-30 (دن) یسرنا (-)-

1-00 (دن) ہماری کائنات-

4-00 (دن) سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ

8-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس-

جمعرات-

10-00 (دن) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (نشر مکرر)-

11-00 (دن) بچوں سے ملاقات-

11-30 (دن) یسرنا (-)

12-00 (دن) سندھی پروگرام- (ترجمہ خطبہ)

1-00 (دن) کوئز تاریخ احمدیت-

4-00 (شام) المائدہ پروگرام-

4-30 (شام) اعتراضات کے جوابات

8-00 (رات) ہومیو پیتھی کلاس-

(پروگرام لقاء مع العرب ہر روز رات 9 بجے پیش کیا جایا کرے گا)

حضرت صاحب کے ساتھ اردو زبان سیکھنے کا پروگرام اردو کلاس روزانہ صبح 8 بجے اور سہ پہر 3 بجے نشر ہوا کرے گا-

نوٹ :- روزانہ صبح 5 بجے، دن 11 بجے، شام 5 بجے، رات 11 بجے احمدیہ ٹیلی ویژن سے آئندہ آنے والے چھ گھنٹوں کے پروگراموں کی تفصیل بتائی جاتی ہے- اسی طرح آئندہ ایک ہفتہ کے پروگرام روزنامہ الفضل ربوہ میں پیشگی چھپ بھی جاتے ہیں- احباب ان سے استفادہ کرسکتے ہیں-

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 26- اکتوبر 1997ء

12-00 جرمن سروس

1-00 رات- اردو کلاس-

2-00 مجلس سوال وجواب حضرت صاحب کے ساتھ-

3-30 چلڈرنز کلاس-

4-30 چینی زبان سیکھئے-

5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-

5-30 چلڈرنز کارنر- کوئز کریسنٹ گرامر سکول بمقابلہ یونیک سکالرز اکیڈمی- ربوہ-

6-00 لقاء مع العرب-

7-00 کینیڈین ڈسک- ٹیک ٹاک-

8-00 اردو کلاس-

9-00 چینی زبان سیکھئے-

10-00 چلڈرنز کلاس-

11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-

11-30 چلڈرنز کارنر- کوئز- کریسنٹ گرامر سکول بمقابلہ یونیک سکالرز اکیڈمی- ربوہ-

12-00 خطبہ- از حضرت صاحب-

1-00 مجلس سوال وجواب- حضرت صاحب کے ساتھ-

2-00 لقاء مع العرب-

3-00 اردو کلاس-

4-00 اراؤنڈ دی گلوب-

5-05 تلاوت- خبریں-

5-30 چینی زبان سیکھئے-

6-00 انڈونیشین پروگرام-

7-00 بنگالی پروگرام-

8-00 حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-

9-00 لقاء مع العرب-

10-00 البانین پروگرام-

11-05 تلاوت- حدیث-

11-30 چلڈرنز کارنر- واقفین نو- تعلیمی پروگرام- حاصل پور-

سوموار 27- اکتوبر 1997ء

12-00 جرمن سروس

1-00 رات- اردو کلاس-

2-00 بیت بازی- محبت کلام الٰہی-

2-30 درس کلام الٰہی نمبر 19- (1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن- یو- کے-

4-30 چینی زبان سیکھئے-

5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-

5-30 چلڈرنز کارنر- واقفین نو- تعلیمی پروگرام- حاصل پور-

6-00 لقاء مع العرب-

7-00 اراؤنڈ دی گلوب-

8-00 ....

9-00 چینی زبان سیکھئے-

10-00 حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-

11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-

11-30 چلڈرنز کارنر- واقفین نو- تعلیمی پروگرام حاصل پور-

12-00 درس کلام الٰہی نمبر 19- (1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- از بیت الفضل لندن- یو- کے-

1-30 بیت بازی- "کلام الٰہی کی محبت"

2-00 لقاء مع العرب-

3-00 اردو کلاس-

4-00 سپورٹس- بیڈ منٹن- ربوہ بمقابلہ سرگودہا-

5-05 تلاوت- خبریں-

5-30 نارویجین زبان سیکھئے-

6-00 انڈونیشین پروگرام- ہومیو پیتھی کلاس نمبر 41-

7-00 بنگالی پروگرام-

8-00 ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-

9-00 لقاء مع العرب-

10-00 ترکی پروگرام- ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس کے ساتھ-

11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-

11-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-

اعلان

O وہ طلباء وطالبات جنہوں نے امسال پنجاب یونیورسٹی لاہور- اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اور زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں مختلف بیچلر اور ماسٹر پروگرام میں داخلہ حاصل کیا ہے وہ اپنے کوائف نظارت تعلیم کو ارسال کریں- نیز ان اداروں کے علاوہ بھی طلبہ نے کسی یونیورسٹی یا کسی پیشہ ور کالج میں داخلہ حاصل کیا ہو وہ بھی اپنے کوائف ارسال کریں-

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 24- اکتوبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم [illegible] درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ [illegible] درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس جناب جسٹس سجاد علی شاہ نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انسداد دہشت گردی کا قانون مجریہ 1997ء انتہائی عجلت اور افراتفری میں بنایا گیا ہے۔ اور اس میں ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جن میں ابہام پایا جاتا ہے۔ انہوں نے یہ آبزرویشن انسداد دہشت گردی کے قانون کے خلاف پیٹیشنوں کے قابل سماعت ہونے کے بارے میں بحث کے دوران دی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جمہوریت پر آمرانہ سوچ کے سائے منڈلا رہے ہیں۔ حکومت کا سختی سے راستہ روکنا ضروری ہو گیا ہے۔ حکومت اسی طرح قومی ادارے تباہ کرتی رہی تو پھر کچھ باقی نہیں بچے گا۔ اور نواز شریف "بل ان چائنا شاپ" ثابت ہوں گے۔ یہ بات بے نظیر بھٹو نے نوابزادہ نصراللہ خان سے ملاقات کے موقع پر کہی ہے جبکہ نوابزادہ نصراللہ خان نے بتایا کہ صدر لغاری حکومت کے رویہ پر تشویش کا شکار ہیں۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت اور عدلیہ کے درمیان سپریم کورٹ کے ججوں کی تقرری کے سلسلے میں تنازعہ کو افہام و تفہیم کے ذریعہ حل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس لئے معاملے میں تاخیر ہو سکتی ہے۔ ایڈنبرا روانگی سے قبل وزیراعظم نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم آئین اور قانون کے مطابق حل چاہتے ہیں۔ صدر مملکت کو خط لکھنے والے ججوں کے نقطہ نظر کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ سینیئر ججوں نے جو معاملات اٹھائے ہیں ان کو بھی دیکھنا ہے۔ ہر ادارے کا تقدس ہے جسے ملحوظ رکھنا چاہئے۔

○ قابل اعتماد ذرائع کے مطابق چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ اور چیف آف آرمی سٹاف نے ایوان صدر میں صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری سے اہم ملاقاتیں کیں۔ ان ملاقاتوں میں حکومت اور عدلیہ کے درمیان تنازعہ کو حل کے لئے صلاح و مشورہ کیا گیا۔

○ فوج کے ادارہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) نے واضح کیا ہے کہ آرمی چیف آف سٹاف جنرل جہانگیر کرامت کی قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی ہے۔ بری فوج کے سربراہ بذات خود سیاسی رہنماؤں سے ملاقات نہیں کرتے۔ تاہم اگر کوئی ایسی ملاقات ہوئی تو وہ حکومت کی منشا اور مرضی سے ہوگی۔

○ حکومت نے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کو باضابطہ طور پر درخواست کی ہے کہ اسلامی جمہوری محاذ (آئی جے آئی) کے رہنماؤں کو آئی ایس آئی کے فنڈز تقسیم کرنے کے بارے میں تحریک استقلال کے قائد ائرمارشل (ر) محمد اصغر خان کی رٹ درخواست سماعت کی بند کمرے میں کی جائے۔ کیونکہ بین الاقوامی میڈیا آئی ایس آئی کے معاملات اپنے رنگ میں اچھال رہا ہے۔ اٹارنی جنرل نے مختلف ٹی وی پروگرامز کی ویڈیو کیسٹ بھی پیش کر دی ہے۔

○ مسلح افواج کے سویلین ملازمین کی ڈاؤن سائزنگ کی سکیم شروع کر دی گئی ہے۔ فارغ ہونے والے ملازمین کو وہ مراعات دی جائیں گی جو سرکاری ملازمین کو پیش کی گئی ہیں۔ 70 تا 75 ہزار ملازمین علیحدہ کئے جائیں گے۔

○ حکومت نے عالمی بینک کے صدر کو یقین دہانی کرائی ہے کہ محترمہ بے نظیر دور کے بجلی کے معاہدے منسوخ نہیں کریں گے۔ عالمی بینک کے صدر نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ پاکستان کو غیر ملکی سرمایہ کاری کی اشد ضرورت ہے حکومت کے سابق دور میں کئے گئے بجلی کی پیداوار کے متعلق سمجھوتوں پر نظرثانی کی پالیسی سے غیر ملکی سرمایہ کاروں میں بد اعتمادی کی فضا پیدا ہو رہی ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس منیر اے شیخ نے سپریم کورٹ میں ججوں کی تقرری کے حوالے سے حکومتی فارمولا کے تحت طویل رخصت پر جانے سے انکار کر دیا ہے۔ جبکہ دوسرے جج مسٹر جسٹس محمد عارف کے بارے میں عدالتی ذرائع نے دعوئی کیا ہے کہ انہوں نے بھی رخصت پر جانے سے انکار کر دیا ہے۔ جسٹس منیر اے شیخ نے کہا ہے کہ رخصت پر نہیں جاؤں گا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ زبردستی رخصت پر ہمیں نہیں بھیجا جا سکتا۔ یہ غیر قانونی ہے۔ حکومت نے فارمولا پیش کیا تھا کہ سندھ پنجاب اور سرحد کے چیف ججوں کا سپریم کورٹ میں تبادلہ کر کے جسٹس منیر اور جسٹس عارف کو رخصت پر بھیج دیا جائے۔ اور جسٹس راشد عزیز کو لاہور ہائی کورٹ کا قائم مقام چیف جسٹس بنا دیا جائے۔

○ امریکی ٹی وی کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستانی لیڈروں کی اکثریت منشیات کے کاروبار میں بالواسطہ یا بلاواسطہ ملوث ہے منشیات افغانستان کے راستہ ملک میں آتی ہیں۔ اس لعنت کو روکنے کے لئے کسی سخت گیر لیڈر کی ضرورت ہے۔ لوگوں کے مطابق خمینی جیسا لیڈر کاروبار رکوا سکتا ہے۔ لاکھوں غریب اور بے روزگار منشیات استعمال کرتے ہیں جو مالی اور اقتصادی حالات کے ماروں کے سکون اور فرار کا ذریعہ بنتی ہے۔

○ صوبائی وزیر مال چوہدری شوکت داؤد نے کہا ہے کہ پنجاب میں دو سال تک ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائز کر دیا جائے گا۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف ایڈنبرا روانہ ہو گئے ہیں جہاں وہ دولت مشترکہ سربراہی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔

○ لاہور ہائی کورٹ ملتان بنچ نے روپے کی قیمت میں کمی کے بارے میں گورنر سٹیٹ بینک اور وفاقی سیکرٹری سے 7 نومبر تک رپورٹ طلب کر لی ہے۔

○ واپڈا نے بجلی کے کنکشن کے لئے جمع کرائی جانے والی سیکورٹی فیس میں 17 سے 66 فیصد تک اضافہ کر دیا ہے۔ جس کا اطلاق یکم نومبر سے ہو گا۔ دیہی علاقوں میں گھریلو کنکشن کی سنگل فیز' سپلائی کی سیکورٹی فیس 120 سے 200 روپے اور شہری علاقہ میں 240 سے 400 روپے کر دی گئی ہے گھریلو کنکشن کا لوڈ پانچ کلوواٹ سے زیادہ ہوا تو 400 روپے مزید اور تجارتی کنکشن پر اتنے ہی زیادہ لوڈ پر 800 روپے وصول کئے جائیں گے۔

○ وائس آف جرمنی کے مطابق برطانیہ کے ذرائع ابلاغ میں مسلمانوں کے خلاف تعصب اپنی انتہا کو پہنچ گیا ہے اور اس کے خاتمہ کے لئے وسیع تر کوشش کی ضرورت ہے برطانیہ میں آباد پندرہ لاکھ مسلمانوں کو روزگار مکانات' صحت اور تعلیم کے حصول کے لئے سخت مشکلات کا سامنا ہے۔ یہودیوں' مسلمانوں اور عیسائیوں پر مشتمل مذہبی کمیشن نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ برطانوی اسلام سے خوفزدہ ہو گئے ہیں مسلمانوں سے نفرت کے رجحان میں اضافہ ہو رہا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ بدقسمتی سے ماتحت عدالتوں میں بدنظمی اور بے ترتیبی خطرناک حد تک پہنچ گئی ہے۔ پریذائیڈنگ افسر کی بجائے ریڈر کارروائی کرتے ہیں۔ جس سے ناانصافی کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ انصاف فراہم کرنا پریذائیڈنگ افسر کا کام ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں تازہ جھڑپوں میں میجر سمیت دس بھارتی فوجی ہلاک اور چھ مجاہدین زخمی ہو گئے ہیں اننت ناگ میں بھارتی فوجی کیمپ پر حملہ میں تین فوجی مارے گئے۔ متعدد زخمی ہوئے۔ گھر گھر تلاشیوں کے دوران چالیس بے گناہ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ پنجاب حکومت کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ ایک صوبائی وزیر نے یہ نہیں کہا "مجھے دوسری حکومتوں کا علم نہیں۔ مگر پنجاب حکومت نہیں جائے گی"۔

○ ججوں کی تقرری کے سوال پر سپریم کورٹ میں نواز شریف کے خلاف توہین عدالت کی درخواست دائر کر دی گئی ہے۔ یہ درخواست ایم ڈبلیو ایم کے سربراہ سید اقبال حیدر نے دائر کی ہے۔ جس کو مزید کارروائی کے لئے کراچی سے اسلام آباد بھیج دیا گیا ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ وزیراعظم نے چیف جسٹس کی سفارشات پر عمل نہیں کیا لہذا ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

○ لاہور میں پانچ مسلح کار سوار پولیس اہلکاروں کی آنکھوں میں مرچیں ڈال کر ملزم چھڑا کر لے جانے میں کامیاب ہو گئے۔ واردات کے بعد پولیس اہل کار چیختے چلاتے تھانہ ڈیفنس لاہور پہنچ گئے۔

میٹرک - انٹرمیڈیٹ اور بی اے کی کتب اور معیاری سٹیشنری دستیاب ہے۔
نوبل سٹیشنری سنٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
تشخیص علاج ادویات
خصوصی رعایت کے ساتھ
گول بازار ربوہ ◉ پوسٹ کوڈ 35460
فون: 212399

خوشخبری
بیرون ملک سفر، تعلیم، سپانسرشپ اور امیگریشن قوانین سے متعلق پیشہ وارانہ خدمات کیلئے آپ کے معاون اور مددگار
فاروق لاء ایسوسی ایٹس
B-10 چغتائی پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد
فون: 825275

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 213100

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
5 کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 212508